اے جہان منتظر خوش باش کاندوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

قیمت از معاونین ... قادیان میں ... | گورنمنٹ ... | طلبا ... نمبر

۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

جلد (۶) | نمبر (۳۰)

چہ گویم با تو گرائی جہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ ر | افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن بور دلعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یکسرے و مو سرے ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـــہ ۳۰
معاونین درجہ اول جنکو عـــہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صـــہ
معاونین درجہ دوم جن کو عــہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعـــہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعـــہ
قیمت فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے گراونٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصے کا بہت سا حصہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی بادشاہ کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ ایشیا مین آج تک نہین ہوا۔ ایسے جہوٹے قصے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے۔ اس مضمون کا باقی حصہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑھ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر نمبر ۲۸ مین ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آیندہ اشاعت کا جناب نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے ساتھ آیۃ کریمہ و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ مالھم بہ من علم ولا لاٰبائھم کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کے لئے ولد قرار دیتی ہے۔ نہ تو ان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تہا۔ بڑی بہاری افترا ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے۔) کو درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ابنیت و الوہیت مسیح کی نسبت۔ جو کچھ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی ناملل ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچھ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے۔ جہوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرفت اور مواخذہ کے قابل ہین۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے ہے۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پھرتا پھرتا امریکہ پہونچا۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی۔ ۱۲۰۰ء مین پوپ نے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہو چکے تھے۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹھ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون مین یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچھ پتہ نہین لگتا۔ تب یورپ کے دانا لوگون مین یہ بحث اٹھی۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹھا قصہ ہے یا کہ اس کی کچھ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد و رفت شروع ہو گئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجھ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہو گئی۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے نامل مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

بادم ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپ کے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بھی نہیں پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بھی دیدیا ہے احمدی بھائی اس کی قدر کرین اور ۱۴۰ صفحہ کی کتاب قیمت ۴/ بر ۴ غنیمت سمجھین۔ عمدہ کاغذ پر خوش خط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چھپی ہے۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے مل سکتی ہے۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مامورین اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ایک رسالہ انہون نے ماہوار نکالا ہے۔ دو نمبر چھپ چکے ہین۔ طرز آراستہ لال ابسا ہو ند ہا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ ہمارے خیال مین جواب کی ہی بہت کم ضرورت ہے۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عہ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۹	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی شائع کی ہے۔ اسپر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نورالدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ مین گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہین گے خاکسار آپسے ان دونون امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرماوین۔

آپ گالیون پر بہت جلد اُتر آتے ہین وہ تو مجھے پسند نہیں۔ گر دیتے ہون تو آپ تصنیف مین دے جائین۔ خط مین اصل مطلب کافی ہوگا۔ نور الدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

(۴) انک لمن المرسلین

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان

(۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون۔

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

مرزا کی نسبت ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاویگا۔

مولانا گالیان نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مُرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے اُبتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہین کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہُوا۔ دجّال۔ کذّاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ آج خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت مین دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطرتی استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اُسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائین کرتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

مذکورہ بالا خط مین دو باتین خاص طور پر قابل غور ہین ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس مین صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی مین اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس مین چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہین کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط مین ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوی مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہُوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہین۔ مین یقین کرتا ہون کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ [illegible] اس کو کوئی پوچھنے ہی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ مین مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسون کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہین تو مخالفت مین کیون زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہین کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہین۔ اس کے ان دعاوی پر کچھ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کرین گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نور الدین صاحب بمقام [illegible] ...

تحریر فرماتے ہین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہون کہ مین ملک بنگالہ ضلع میمن سنگھ کا رہنے والا ہون اور اس وقت منگوے ضلع ملک برہما مین پوسٹماسٹر ہون افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس ہے کہ سابقین مین داخل نہ ہوسکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجا لاتا ہون کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب نہ چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدایت کی اور گروہ ناہنجار سے نکالکر کنار عافیت مین لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد منگوے کے پاس آتی ہے۔ مجھے دیکھنے کو ملی اسمین جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل مین یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جاوے تس پر حوالدار نور الدین ملازم ملٹرے پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم اور چند کتابین نور الدین مذکور سے ملین اس کوشش مین خدا کے فضل سے جھوٹے کا منہ کالا نظر آگیا اور امام برحق کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اسواسطے مدعا نگار ہون کہ از راہ کرم اس عاجز کو بھی سلک خدام مین جگہ دیکر سرفراز فرمادین کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - جماوی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ - جولائی ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّی مع الرسول اقوم واروم ما یروم

ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے۔

۲ - کشفی رنگ مین مغز بادام دکھائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ مین اُٹھا کہ بادام لون۔

۳ - ربّ ارنی حقایق الاشیاء -

ترجمہ - اے میرے ربّ مجھے اشیاء کے حقایق دکھلا۔

۴ - ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

[illegible] الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب

[illegible] اللہ ولد باقر خلان ساکن کچھی

علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کچھی

نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ

مہرزمان ولد مہندا ساکن کچھی

علی بخش ولد عمر بخش از لاہور

ولی داد ولد عبد اللہ گوجر - بھور پنا والی تحصیل کھاریان ضلع گجرات

غلام محمد ولد اللہ دوہایا " " "

غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہڑوال

نعمت خان ولد وارسے خان ضلع جالندھر تحصیل نوان شہر - موضع کلیان

عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بھینی ضلع رہتک

قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع بہڑوال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون میں فرصت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چھپ سکا انشاء اللہ تعالے اگلے اخبار کے ساتھ یہ صفحے روانہ کئے جاوین گے - خریداران ان صفحات کو اپنی جگہ لگالین - صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجھا گیا - اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ مینجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آگئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چھایا رہتا ہے - مگر بارش نہین ہوئی۔

۱۱ - جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میاں غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مسماۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان ننھا صاحب سکنہ لاہور سے پڑھا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا - فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چھوڑ کر یہی پسند کیا کہ دار الامان مین نکاح پڑھا جاوے - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر قریب سولہ سال ہوگی - مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی - انبالہ - مظفر نگر - سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط و کتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو -

ایم - اے - ایس - سکنہ ضلع میرٹھ

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے - احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے - آمین -

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرماوین - کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے - آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء مین طبع ہوا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے ہین۔ سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔ مین اس حیرانی مین تھا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ یہان پر تحریر کی جاتی ہے۔ مین نے مطالعہ کیا۔ اصل خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بھی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے ہین آپ اس خط کو ملاحظہ فرما دین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا بھی کیا ہے اور مسیح ہونے کا بھی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بھی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دو چند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کفر نامہ سابقہ مین بنا ارتداد فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تھا جو اب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہی اور پھر گزٹ مذکورہ مین بھی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ سو جہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعویٰ کر رہے ہین۔ ایک حیرانی تو یہ تھی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارہ مین ضروری نہین سمجھتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے۔ اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی۔ کہ جو شخص دعویٰ رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے۔ کہ و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین۔ مگر پھر بھی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان** ہے۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔

اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپسے یہ استفسار کرون۔ کہ کیا عبد الحکیم خانصاحب آپکے نزدیک اب بھی سچے مسلمان ہین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے ہین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے ہین۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بموجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بموجب پہلے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجھتے ہین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرما کر یہ مضمون بھی چھپوا دیوین کہ مجھ سے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوی کرتے ہین اب معلوم ہوا ہے۔ لہذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجھتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہی کہ قضیہ زمین بر سر زمین کا مصداق واقع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہایت ضروری سمجھ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادہ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بھی انشاء اللہ تعالے واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کراوٗن گا۔ اور جواب بہت جلد وقت پہونچنے بدر سے آپکے متضمن میعاد ایک ہفتہ حد درجہ دو ہفتہ میں خاکسار کے پاس پہونچ جاوے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے۔ مگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل بھی پیش آوے گی۔ کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین بھی وارد ہوا ہو۔ اس کی بیعت کرنی بھی آپ پر ضروری ہوگی اور ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ بہر حال یا تو آپکو اس اعتقاد یعنے سچے مسلمان ہونے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہوگا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو۔

رقیمہ۔ خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے۔ محمد احسن امروہی

۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی۔ اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

(۴) انک لمن المرسلین۔

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ مولانا گالیان نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہین کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ ریاکار اس طرح کہا ہے الطاغوت۔ شیطان۔ مفتری۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔ تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ آج خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ والسلام۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کرلیا ہے

اُمید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائیگا۔ نہ کفار کو قتل کرے گا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کر دیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب میں درج ہے یہ ہے۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کردیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ **جاہل** ہیں۔ ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب انتہی مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولوی صاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماویں جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہرحال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پُرانے عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے ان کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی — مولوی عبد الحق صاحب غزنوی — مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ — پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ — قاضی سلیمان پھلواری۔ — مولوی محمد اسحق صاحب پٹیالہ — مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی۔ — مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ — مولوی عبد الواحد صاحب امام مسجد چنیاں۔ — حافظ عبد المنان صاحب وزیر آباد

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان علیہ الصلوۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم مظفر نگر

شاگرد حضرت عبدالخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدیٔ آخر زمان
اے مرے آرام جاں قربان تجھ پر مری جان

کیا لکھوں توصیف تیری اے امام با صفا
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان

مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پر آیا ہے تو
بڑھ گئیں تھیں خلق میں حد سے سوا گمراہیاں

شرک کا اور کفر کا تھا ہو رہا شور و فساد
جا بجا بدعات کی تھیں چھا رہیں تاریکیاں

ہو گیا تھا بحر و بر میں واقعی ظہر الفساد
تھی نحوست ہر طرف ادبار تھا ہر سو عیاں

کچھ نہ برکت تھی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
نے نمازوں میں مزا آتا نہ تھا لطف قرآن

خشیۃ اللہ اور تقویٰ کا نہ تھا دل میں خیال
خوف دوزخ کا بھی تھا جی کو نہ پروائے جنان

الغرض اے نور حق ہر چار سو اندھیر تھا
ہو گیا ہر ایک تھا تاریک دل تاریک جان

تو نے آکر اپنے قدموں سے کری روشن زمین
تو نے ہے بیشک بنایا اس زمین کو آسمان

سارے عالم کے مقابل ہو گیا تنہا کھڑا
اور کہا للکار کر میں ہوں مسیحائے زمان

میں مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہوں
مجھکو اک دعوی پرحق نے دئے سو سو نشان

میں ہوں مامور من اللہ صدق پر میرے گواہ
ہیں احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان

آسمان پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
اور زمیں پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان

دی شہادت زلزلہ نے بھی صداقت کی میری
ہو گئے ہیں صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان

اونٹنی بیکار حق نے کی زمانہ میں مرے
اس طرح حق نے بڑھائی ہے میری توقیر و شان

سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تھے
غور سے پڑھ کر ذرا دیکھو احادیث قرآن

میں ہی ہوں وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
میں ہی ہوں لاریب ہادی اے گروہ گمرہان

صدق دل سے ہو گیا جو مری کشتی پر سوار
اس سے ہی دونوں جہان میں خوش ہے خلاق جہان

جس کو اس میں کچھ بھی شک ہو صدق دل سے چند روز
آ کے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان

پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بھاری نشان

معرکہ جنگ مقدس میں کئے تو نے ہلاک
جو ہوئے تھے مقابل آ کے تھے عیسائیان

انہیں در پردہ مسلمان ہو گئے آتھم نے کہیں
حق کے وعدے کے موافق تھی بچائی اپنی جان

پر جو پاس قوم سے حق کو چھپاتا وہ رہا
صاف پھر حق نے صداقت کا دیا تیرا نشان

حسب وعدہ ہاویہ میں کر دیا داخل اوسے
اور بڑھائی دو جہان میں حق نے تیری عز و شان

بد دعا سے مر گیا تری مکذب لیکھرام
جس کے غم میں آج تک ہیں آریہ گریہ کناں

وقت اور تاریخ صورت موت کا نقشہ تمام
مدتوں پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان

تھے بڑے مغرور گنگوہی قصوری دہلوی
اپنے علم و فضل پر کرتے تھے بیجا شوخیاں

اور الہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
اور رسل بابا جو تھا امرتسری وہ ہے کہاں

سب کے سب ترے مخالف ہو گئے خوار و تباہ
اللہ ہوا دارین میں روشن ترا نام و نشان

وہ جو اک جموں سے اٹھا تھا مخالف بدگہر
اس کو معہ بچوں کے اس کے کھا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکھا کہ اک دجال امریکہ میں ہے
اس کا دعوے ہے مٹا دوں گا نشان مومنان

غیرت اسلام سے تو جوش میں تھا بھر گیا
اور یہ لکھا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہاں

یاد رکھ آئیگی آفت وہ ترے صیحون پر
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان

دم ہے کافر کش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان

کامیابی تجھ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
ہر مخالف کے مقابل میں ہوا تو کامران

شرق سے تا غرب کوئی تجھ سا دنیا میں نہیں
راست کہتا ہوں نہیں ہرگز غلط میرا بیان

تیرا اوصاف حمیدہ کا بیاں کیا ہو سکے
تری ہر حرکت میں پاتے ہیں کرامت کے نشان

کوئی بھی میدان میں آتا نہیں آگے ترے
اس قدر دی حق نے تجکو قوت و تاب و تواں

ہر عدوئے دین کے حق میں ہے تو قہر خدا
اور دینداروں کے حق میں رحمت حق بیگمان

تو نے اس باطل کے بت کو کر دیا ہے پاش پاش
اور دکھایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان

تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
تو نے ہی عیسے کی تربت کا بتایا ہے نشان

مرہم عیسے کا بھی آکر پتہ تو نے دیا
ورنہ ان باتوں کا ہوتا بھی نہ تھا وہم و گمان

شرک و بدعت کفر و ظلمت ہو گئے کافور ہیں
ترے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان

منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان

تیری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان

تو نے ہی کھولی حقیقت کشف اور الہام کی
تجھ سے ہی دیکھے ہیں ہمنے خارق عادت نشان

کر دیا سب دور تو نے اختلاف و جہل کو
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن

خوبیوں کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
مجھ سے کیا اوصاف ہوں کیا میں ہوں کیا مری زبان

گر زبان گردد سر موئیم ز مدحت عاجزم
قبلہ حاجات من وے کعبۂ ہر دو جہان

چشم رحمت بر کشا سوئے من مسکین ببین
زانکہ ذات تو کرم فرمائے دور افتادگان

ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
ساتھ ہوں دنیا و عقبیٰ میں تری با عز و شان

اور بھائی میرا اکبر شاہ خان خورم رہے
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان

اور مرا اوستاد جس کا عبد خالق نام ہے
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں با عز و شان

غزل

(مولانا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہیں
ترے احسان بے پایان کے ہر دم گیت گاتے ہیں

امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
کہ اس کے در پہ رہکر رات دن خوشیاں مناتے ہیں

تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
دعا ہائے سحر کا اوس کو ہم نسخہ بتاتے ہیں

صداقت کے نشانوں کی تو اک بارش برستی ہے
مگر اندھوں کی اور آنکھوں پہ پردے پڑتے جاتے ہیں

دکھاتے ہیں وہ نادانوں کو نقشہ ترک دنیا کا
دیار و شہر کو جو چھوڑ کر اس در پہ آتے ہیں

نصیبہ کے سکندر ہیں جو پھر احمد مرسل
وطن کو ترک کر کے قادیان مسکن بناتے ہیں

خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتھ دنیا میں
وہی راہ خدا میں جان و مال اپنا لٹاتے ہیں

ملا جن نیک بختوں کو ہے حصہ عشق احمد سے
ہتھیلی پر وہ اپنی جان کو رکھ کر دکھلاتے ہیں

ہوائے جنت الفردوس ان کے دل میں کیا ہوگی
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کھاتے ہیں

سیر نو زندگی پاتے ہین اسکے دوست دنیا مین / مخالف کیا بری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہین
جسسے وہ کہتے ہین جہوٹا وہ ہے سرتاج صدیقان / جہنم مین یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہین
خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکھہ کو کھولو / کہین جہوٹے نے بہی عزت درگہ مولا مین پائے ہین
خدا کیواسطے ہٹ چھوڑ دو راہ راست پہ آؤ / تمہین ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہین
بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے / تمہین اس سانپ کے کاٹے کے اثر تک مسکے آتے ہین
برا ہے دل دکہانا یار وہ اس اللہ کے بندہ کا / فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جہکاتے ہین
مخالف سامنے آئین تو پتہ ان کا پانی ہو / ہزارون یون تو گھر بیٹھے ہوئے باتین بناتے ہین
نہ جانو مسمریزم اس کو مت جادو کہو ہرگز / خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتاتے ہین
پھرا جو احمد آخر زمان سے دشمن حق ہے / برتی دہر مین لعنت خدا کی اوسپہ پاتے ہین
عذاب حق اگر درکار ہے تو لو سنبھل بیٹھو / بلا کے چاہنے والو بلا کے دن بہی آتے ہین
تمہین لازم نہ تہا اتنی شرارت کام مین لانا / خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یون ستاتے ہین
مصائب سہکے جو ایمان سلامت اپنا رکہتے ہین / وہ بعد مرگ جنت مین بہت اعزاز پاتے ہین
مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی / تری درگاہ مین ہم عاجزی سے ہاتھ اٹھاتے ہین
ادیس اپنا یہ منشا ہے کسی کے کان تک پہونچے / اسی باعث غزل مین لکھہ کے یہ مضمون سناتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

کس کا لوگون کو انتظار ہے آج / آگیا فخر روزگار ہے آج
جس کے آنے کی بس ضرورت تھی / آگیا وہ ہمارا یار ہے آج
کس لئے انتظار عیسےٰ کا / یارو اس کے سر مزار ہے آج
موت قرآن سے اسپہ آئی ہے / احمدؑ اک زندہ کا مگار ہے آج
جا بہ اس کی غلام احمدؑ کو / قادیان مین ہوا قرار ہے آج
دیکھو عیسائیون کا گھر گرجا / فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج
نام مہدی کا سنکے آریون کو / خنجر غم جگر کے پار ہے آج
سوزش دل نے کردیا انکو / مبتلائے عذاب نار ہے آج
میرے مہدی ترا عدو ہر دم / پڑا روتا جگر فگار ہے آج
تیری تعلیم کے مخالف کی / آنکھہ دیکھین تو اشکبار ہے آج
قتل کرنے کو ان شریرون کے / یہ قلم تیرا ذوالفقار ہے آج
جتنے مذہب ہین مرتے جاتے ہین / دین احمدؐ کا پائدار ہے آج
ہو چکا موسم خزان کا دور / ہر طرف موسم بہار ہے آج
مرے مہدی کھڑا ترے در پر / تیرا مسعود جان نثار ہے آج
ہو عطا مجھہ کو دین کی دولت / عرض میری یہ بار بار ہے آج
بار سر پر پڑا گناہون کا / چشم زار اور دل نزار ہے آج
بخش میرے گناہ یا اللہ
یہ در رحمت جو شرمسار ہے آج

مسعود مدرس جمون

المفتی

سالی سے بعد ایک واقعہ ناجائز کے نکاح

لکھنؤ سے ایک استفتاء بمعہ ایک جواب حضرت کی خدمت مین آیا تھا۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جواب لکھا۔ اصل استفتاء بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہ۔ بعد السلام علیک و تمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ مسلمانان چہا دنی دلکشاہ لکھنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف مین یہ ہے۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی ماں باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن مین بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تھا۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بہائی کے ساتھہ کیا تھا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہین۔ اپنے کو والد قرار دے کر ادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گھر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان مین مسمی بلٹو نے اس کو بہکا کر اس کے ساتھہ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگون کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہین کرتا ہے۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع و حدیث کے آپ تحریر کرین۔ دوسری موافق شرع و حدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتھہ ہو سکتا ہے یا نہین اور موافق شرع کے جو کچھہ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمایئے گا۔ فقط۔ والسلام

العبد	العبد	العبد	
مراد بخش	نتھو	امام بخش	محمد شیر الدین حال وارد ڈاکٹر مس دلکشاہ لکھنؤ

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتھہ نکاح کر سکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑجاتی ہے پس شوہر دو شخصون کے سامنے کہے کہ فلان عورت کو مین نے طلاق دی۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغنار محمد عبد المجید غفرلہ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتھہ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تہی حکم جواز کا رکھتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا زوج اول اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بہی گذر جاوے۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہین۔

(۲) فارغخطی کو عربی مین خلع کہتے ہین۔ خلع یہ ہے کہ عورت اپنے مہر وغیرہ مین سے کچھہ و یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کی صورت مین مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت مین رکہنا ہرگز نہین چاہتا اندرین صورت

بعد وقوع طلاق یا فار غلطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلبٹو کا اُس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلبٹو سے اس کے ساتھ زنا بھی واقع ہُوا ہے۔ مگر یہ زنا نکاح کو جو حلال ہے حرام نہیں کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سئل عن ذلک فقال اولہ سفاح واٰخرہ نکاح والحرام لایحرم الحلال۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے اول میں زنا رہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہیں کرتا اور حدود شرعیہ کے اجراء کے لئے مخاطب صرف حکام ہیں۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہیں کر سکتے اس لئے بلبٹو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ مورخہ ۱۷ر جولائی سنہ ۶

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

ولی نابالغ کے نکاح کا فسخ سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر دے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہیں اُن کے سرٹیفکیٹ لکھ کر تیار ہو گئے ہیں جن میں سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا اور انکو بذریعہ خطوط یاد دہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجراء سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی اور ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرمادیں۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ میں توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ مخدومی چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس وقزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستاروں کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دائرہ کی شکل میں تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہیں۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستاروں کی قوس وقزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی میں یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشاں نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب وغریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستاروں کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جا جمع کئے گئے ہیں۔

حکیم الامتہ کی کرامت میرے والد ماجد جناب مولوی نور شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار میں مبتلا ہوئے نجیب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہاں تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہیں پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہُوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہُوا کہ والد صاحب کے مرض میں ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچگیا اور میں نے حضرت حکیم الامتہ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کریں گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونوں کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہُوا۔ اور میں نے تاب نہ وہی خط لیے ہوئے خود حکیم الامتہ کی خدمت میں حاضر ہُوا (۱۵ر جولائی ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) میں نے دیکھا کہ آپ کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو میں نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ میں شاید ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپ نے بڑی بے التفاتی کے ساتھ فرمایا ”وہ اچھے ہوگئے یا وہ اچھے ہو جائیں گے“ یہ فرمانا کچھ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ نے بے رغبتی اور تحقیر کے ساتھ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبَّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھ کو حکیم الامتہ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائیں گے۔ میں فوراً وہاں سے اُٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور پھر میرے دل میں کوئی اضطراب اور ملال پیدا نہیں ہوا۔ پرسوں والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب سے (ٹھیک یہی وقت حکیم الامتہ کی خدمت میں میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں پھر کل اُن کا خط آیا اوس میں بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہیں بلکہ محض تمہاری یا مولوی نور الدین صاحب کی دعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس میں بھی انہوں نے بڑی مسرت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہیں بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیاں کر رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں اے مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نور الدین رض کی دعا سے مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ۲۰ر جولائی سنہ ۷ء

دُعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب بیمار ہیں ان کے واسطے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمد قوم شیخ ساکن مرادآباد محلہ نبی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہین ہے۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مرادآباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔

پنجم۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائداد کو بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ششم۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھکر دفن کیجاسکتی ہے۔

ہفتم۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کراچکا ہون گا یا میری جائداد متروکہ میں سے وصول ہوئے ہوں تو اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

المرقوم ۳ ر مئی ۱۹۰۸ء

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبدالرشید خان احمدی سگنیلہ انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مرادآباد بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبدالحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مرادآباد بقلم خود "

گواہ شد۔ نور محمد ولد اماں قوم شیخ ساکن مرادآباد بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوچگران کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی عین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے۔ آمین ثم آمین

۴۔ میری جائداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دو سو روپیہ بابت قرض حق مہر اہلیہ کا ادا کیا گیا ہے۔ باقی مکان کی قیمت صرف ایکصد روپیہ بعد ادائگی قرض حق مہر ہوتے ہین اس حساب سے ایکصد روپیہ کا آٹھوان حصہ مبلغ عہ۱۲ روپیہ ہوتے ہین۔ مین مبلغ عہ روپیہ اپنی عین حیات مین ادا کرنے کے واسطے آٹھ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۲ روپیہ مقرر کردہ جائداد غیر منقولہ کو آٹھ ماہ کے اندر اندر ادا کرنا اپنا فرض سمجھونگا۔ خداوند کریم مجھے ہمت و استعانت عطا فرمائے۔ کہ فرض مقدم مجھ سے پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔ مکرر آنکہ کہ مین مبلغ عہ روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرا دونگا۔

۵۔ علاوہ مکان کے باقی اشیاء وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیاء کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور ان اشیاء کی قیمت کا آٹھوان حصہ مبلغ صہ روپیہ جو مین آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بھی مین اپنی محنت اور مزدوری کا آٹھوان حصہ جمع کرکے سال کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی سال کی رقم میزان سے حسب ذیل لنگر خانہ مدرسہ اعانت میگزین کل مواری ہر ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے عہ وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ آٹھوان حصہ اشیاء وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا کل مبلغ آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرماوین

۶۔ مین یہی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھیو اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہاں کے کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری وہ جائداد ہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی مین حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالتین اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائداد مقبوضہ وارثان سے دیجاویگی اور میرے وارث ذمہ وار ہون گے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات

صہ تجہیز و تکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرا دونگا۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے

علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا۔ (۱۰) یہ کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رسالہ الوصیت مین یہ بھی شرط فرمائی ہے کہ ہر شخص اس مقبرہ بہشتی مین دفن ہونا چاہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کیلئے چندہ داخل کرے سو وہ بھی مین حسب توفیق پہلے ادا کرچکا ہون۔ فقط۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ العبد۔ الٰہی بخش حجام ولد قادر بخش احمدی ساکنہ ملتان اندرون پاک دروازہ۔ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء نویسندہ۔ خاکسار سربلند محمد ظہیر احمدی دوراندیش لنگاہ۔ گواہ شد۔ محمد بدرالدین احمدی ہیڈماسٹر مدرسہ سٹی سنٹرل میونسپل بورڈ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ الٰہی بخش احمدی سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن ولد غلام نبی رنگریز احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین

اللھم صل علیٰ محمد واٰل محمد وبارک وسلم وعبدک المسیح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد۔ میں مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں میں شیر فروشی کی دوکان کرتا ہوں میری آمدنی مستقل صورت میں نہیں ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں دیدیا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ معرفت انجمن دیتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی۔ فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وعبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد میں مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو:۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں ہر ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں دیتی رہتی ہوں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ ادا کرتی رہونگی میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اسکا پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیجاوے۔

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے۔ اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہوسکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے۔ فقط زیادہ والسلام

العبد:۔ صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ قدرت اللہ خان گواہ شد عبد المجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میں امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم جٹ والہ ساکن بہلولپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ نوٹ:۔ چونکہ شروط ا و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا +

میں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الـــــ ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسواں حصہ مبلغ ایکسو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کردونگی میرے مرنیکے بعد اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو میرے وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کرلوں تو اسکا بھی دسواں حصہ ادا کردونگی اور اسی طرح میرے وارث میرے بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کرسکوں ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش ذیلدار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبد اللہ خان ولد چودہری غلام حسین احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵؍ اور مجلد ۶؍ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کردیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍۸ کیگئی تھی اور مجلد ۳؍ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک اور ماہ بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اسکو براہین احمدیہ بیجلد ۲؍۸ اور مجلد ۳؍ میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بے جلد درثمین بجائے ۴ کے صرف ۳؍ اور مجلد ۸ کی بجائے ۶ میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بات نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے قیمت ۸؍

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۲؍

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کسوف خسوف رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷؍

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔ قیمت ۲؍

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف۔ قیمت ۱؍

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲؍

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہائت مفید ہے قیمت ۱؍

کامن احمدی — الاداد دادا سے۔ قیمت ۱؍

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳؍ لغات القرآن ہر دو حصہ ۸؍ ہزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات القرآن ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۳) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے۔ کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدو خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۶) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

نور الدین۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔